کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں ۴۶ الاستفتاء

میں مسمی محمد شریف ولد محمد بوٹا قوم قریشی چک نمبر ۷ ج ب سرگودھا روڈ تحصیل و ضلع فیصل آباد کا رہنے والا ہوں یہ کہ مجھے ایک شرعی مسئلہ دریافت کرنا مقصود ہے جو ذیل عرض کرتا ہوں۔

یہ کہ میری دختر مسمات نسرین اختر کا نکاح ہمراہ مسمی رحمت علی ولد بابو دین قوم قریشی ناچاری روڈ کوئٹہ بلوچستان سے ۸۴-۱-۱۷ کو سرانجام پایا اور مسمات نسرین اختر اپنے سسرال تک نہیں گئی نکاح کے چھ ماہ بعد مسمی رحمت علی نے دوسری شادی کر لی اور نسرین اختر سے بالکل رجوع نہیں کیا جس پر میں چار رشتہ داروں کے ہمراہ کوئٹہ رحمت علی کے پاس گئے اس نے کوئی پرواہ نہ کی اور کوئی خاطر خواہ جواب نہ دیا اس کے بعد ہم دوبارہ بذریعہ پنچایت گئے لیکن مایوس ہی واپس آئے اور وہ اپنی پہلی بیوی نسرین اختر کو بالکل اپنے گھر آباد کرنے کو تیار نہیں ہے علاوہ ازیں نہ ہی وہ طلاق دیتا ہے جس کو عرصہ تقریباً ۴ سال کا ہو چکا ہے اب علمائے دین سے سوال ہے کہ ایسی حالت میں ہمیں شرعاً" جواب دینا مناسب ہے کہ جب خاوند مذکور نے بغیر کسی وجہ کے دوسری شادی کر لی بغیر کسی اطلاع کے جبکہ قبل بھی شادی ہوئی ہے اتنا عرصہ گزر جانے کے بعد وہ لینے تک نہیں آیا نہ ہی اس نے خرچہ وغیرہ دیا ہے اور وہ شادی کے روز سے اپنے والدین کے گھر مقیم ہے ہمیں شرعاً" فتویٰ دیا جانا مناسب ہے کذب بیانی کا سائل خود ذمہ دار ہو گا۔

تصدیق - ہم اس سوال کی حرف بحرف تصدیق کرتے ہیں کہ سوال بالکل صداقت پر مبنی ہے اگر کسی وقت غلط ثابت ہو گا تو ہم تصدیق کنندگان اس کے ذمہ دار ہوں گے ہمیں شرعی فتویٰ دیا

ابراہیم
کشمینا
انٹرنیشنل
کشمینا اون جیسی کوئی اون نہیں
ابراہیم سپنرز
۶۲- شاہ عالم مارکیٹ لاہور
فون :- ۶۶۱۳۵ ——— ۳۲۴۶۸۲ ——— ۲۲۴۱۹۰

جانا مناسب ہے۔ ---------- (مختلف دستخط)

الجواب بعون اللہ الوہاب۔ بشرط صحت سوال صورت مذکورہ بالا میں مسمات نسرین اختر اپنا نکاح فسخ کرا سکتی ہے۔ صورت اس کی یہ ہے کہ نکاح ایکٹ دفعہ نمبر ۸۷ کے تحت فیملی کورٹ کے جج کی عدالت میں اپنا مقدمہ پیش کرے کہ وہ اس کے شوہر مسمی رحمت علی ولد بابو دین قوم قریشی ناچاری روڈ کوئٹہ کو عدالتی ضابطہ کے تحت طلب کرے اگر وہ حاضر ہو جائے تو اس کو پابند کرے کہ اپنی بیوی کے حقوق نان نفقہ وغیرہ ادا کرے ورنہ نکاح فسخ کر دیا جائے گا۔ اگر مسمی رحمت علی عدالت میں اصالتاً" یا وکالتاً" حاضر نہ ہو یا حاضر ہو کر نان و نفقہ کی ادائیگی سے انکار کرے تو ان دونوں صورتوں میں عدالت مجاز ان دونوں کے درمیان تفریق کا حکم جاری کر دے کہ ایسی صورت میں عدالت مجاز کو نکاح فسخ کرنے کا شرعاً" اختیار ہے۔ حکم کی تاریخ سے تین حیض عدت کے گزار کر مسماۃ نسرین کو اختیار ہو گا کہ کسی دوسری جگہ نکاح کر لے۔ **وھذا فی الاصل مذھب مالک فی المفقود ومثلہ فی الاباء عن النفقتہ او اعسار الزوج۔** فتاویٰ دارالعلوم دیو بند ج ۲ ص ۴۷۸ کہ امام مالک کا مذہب ہے کہ جب شوہر مفقود (گم) ہو یا نان نفقہ دینے سے انکاری ہو یا نان نفقہ دینے سے بوجہ عسرت عاجز ہو تو ایسی صورتوں میں مسلمان جج ایسا نکاح شرعاً" فسخ کر سکتا ہے۔

۲۔ عنین (نامرد) کی بیوی کے بارے میں حضرت عمر فاروق اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا فیصلہ یہ ہے کہ اسے ایک سال کی مہلت دی جائے۔ تاکہ تسلی کے ساتھ وہ اپنا علاج معالجہ کرا لے۔ اگر تندرست ہو جائے تو کیا ہی اچھا ہے ورنہ ان کے درمیان عدالت مجاز تفریق کا حکم جاری کر دے۔ فیصلہ کے اصل الفاظ یہ ہیں۔

اخرج سعید بن منصور من طریق سعید المسیب قال قضی عمر رضی اللہ عنہ ان العنین یوجل سنتہ رجالہ ثقات والعنین من لا یاتی النساء عجز العلم انتشار ذکرہ ولا یریدھن۔ سبل السلام ج ۳ ص ۱۳۶ **قال الامام محمد بن اسمعیل الکحلانی وھذا الاثر دال علی انھا عیب یفسخ بھا النکاح بعد تحققھا** حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ علاج کے لئے ایک سال کی مہلت دیتے ہیں جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فی الفور نکاح فسخ کر دینے کے قائل ہیں۔ لیکن ایک سال کی مہلت اس صورت میں مناسب ہے جبکہ اس مریض نے پہلے علاج کی کوشش نہ کی ہو۔ مگر جب وہ علاج میں ناکام ہو چکا ہو تو حضرت عثمانؓ کے فیصلہ کے مطابق فی الفور فسخ نکاح کا حکم جاری کر دینا عین مناسب ہوا۔ لہذا

جب نامردی کا یہ ہے جو انسان کے بس کی شئے نہیں تو دیدہ دانستہ عورت کو لٹکا رکھنے کی صورت میں جیسا کہ مسمی رحمت علی مذکور نے اپنی بیوی کو لٹکا رکھا ہے فسخ نکاح کا اختیار بالاولی حاصل ہے۔ اللہ تعالٰی فرماتا ہے **فلا تمیلوا کل المیل فتذروھا کالمعلقۃ** سورۃ النساء آیت ۱۲۹ ایک بیوی کی طرف اس طرح نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو ادھر لٹکتا چھوڑ دو۔ دوسرے مقام پر فرمایا **فامسکوھن بمعروف او سرحوھن بمعروف ولا تمسکوھن ضرارا لتعتدوا ومن یفعل ذالک فقد ظلم نفسہ** البقرہ ۲۳۱ کہ بھلے طریق سے انہیں روک لو یا پھر بھلے طریقے سے رخصت کر دو۔ محض ستانے کی خاطر انہیں نہ روکے رکھنا یہ زیادتی ہو گی جو ایسا کرے گا وہ درحقیقت آپ اپنے ہی اوپر ظلم کرے گا۔ اور حدیث میں ہے **لا ضرر ولا ضرار** کہ نہ خود تکلیف میں پڑو اور نہ دوسرے کو تکلیف میں ڈالو اور قرآن مجید کا یہ حکم **وعاشروھن بمعروف** سورۃ النساء ۱۹ کہ اپنی بیویوں کے ساتھ بھلے طریقے سے زندگی بسر کرو خلاصہ کلام یہ کہ جب شوہر بیوی کے حقوق نان نفقہ ادا نہ کرے یا ادا کرنے سے عاجز ہو یا بلاوجہ اس کو ستانے کی غرض سے لٹکتا رکھ چھوڑے تو ایسی صورت میں حکم شرعی یہ ہے کہ مسلمان عدالت اس جوڑے کے درمیان تفریق کرا دے یعنی فسخ نکاح کا حکم جاری کر دے اور مسلمان عدالت کا یہ حکم شرعی حکم ہو گا۔ لہٰذا مسمات نسرین اختر دختر محمد شریف ولد بوٹا قریشی ساکن چک ۷ ج ب ضلع فیصل آباد بذریعہ عدالت مجاز ہے فسخ نکاح کی ڈگری حاصل کر کے کسی دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے اور یہ نکاح شرعی نکاح ہو گا۔ مفتی کسی قانونی سقم کا ہرگز ذمہ دار نہ ہو گا۔ **ھذا ما عندی واللہ ما تعالٰی اعلم بالصواب**

کتبہ

محمد عبید اللہ خاں بن الشیخ محمد حسین بلوچ

صدر مدرس دارالحدیث چینیانوالی' لاہور

اعلان

جناب خورشید اللہ محمدی صاحب نہایت مخلص اور فعال شخص ہیں۔ اپنے علاقے میں مسلک اہل حدیث کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے میلسی شہر میں باب اسلام کے نام سے مدرسہ بھی قائم کر رکھا ہے۔ احباب جماعت سے گزارش ہے ان سے بھرپور تعاون فرمائیں۔ ان کا اکاؤنٹ نمبر ۳۱۴۹ حبیب بنک مین برانچ میلسی ضلع وہاڑی ہے۔ (ادارہ)